بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ، ۲ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش ، ۲ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۱

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۲۹ فتح ۱۳۵۱ ہش (۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ چونکہ ایک روز قبل ہی جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا تھا۔ اس لئے جلسہ پر تشریف لانے والے بہت سے احباب نماز جمعہ کی خاطر رک گئے تھے۔ چنانچہ ہزارہا احباب کو حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی مسجد اقصیٰ باوجود بڑی وسعت کے ناکافی ثابت ہوئی۔ چنانچہ بہت سے احباب کو مسجد سے باہر نماز ادا کرنا پڑی خواتین نے زنانہ جلسہ گاہ میں حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی جہاں پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز پہنچانے کا انتظام موجود تھا۔ (باقی صہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز احمدیت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار فدائیوں کا ایمان افروز اجتماع

دُنیا کے کونے کونے سے شمع احمدیت کے پروانوں کی دیوانہ وار آمد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ولولہ انگیز اور زندگی بخش خطابات

دعاؤں اور عبادات کے خصوصی مواقع۔ آسمانی رحمتوں اور برکتوں کی بارش

ربوہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کا اسیّ واں جلسہ سالانہ مرکز احمدیت ربوہ کی مقدس سرزمین میں ۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش (۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اور غیر معمولی آسمانی برکتوں اور رحمتوں کے سایہ میں شروع ہوا۔ اور ۲۸ فتح (۲۸ دسمبر) کی شام کو الٰہی بشارتوں اور وعدوں کے عین مطابق نصرت خداوندی کے متعدد ایمان افروز نشانات دکھانے کے بعد نہایت متضرعانہ دعاؤں کے درمیان بڑی ہی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں یوں محسوس ہوتا رہا اور ہر مومن کا دل یہ گواہی دیتا رہا کہ خدائی فرشتے ربوہ کے ماحول پر چھائے ہوئے ہیں اور افضال و انعامات کی بارش ہو رہی ہے جس سے قلوب کی سرزمین سرسبز و شاداب ہوتی جا رہی ہے۔ جلسے میں شامل ہونے والے خوش قسمت احباب نے الٰہی تائید و نصرت کے متعدد روشن نشانوں کا مشاہدہ کیا اور بچشم خود دیکھا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلیل القدر روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا کہ "اک سے ہزار ہوویں" کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد

یوں تو خدا کے فضل سے ہر سال ہی ہمارا یہ مقدس آسمانی جلسہ پہلے سے بڑھ کر بارونق ہوتا ہے اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اضافہ بہت غیر معمولی اور نمایاں تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ گذشتہ سال افسوسناک ناگزیر ملکی حالات کی وجہ سے چونکہ جلسہ نہ ہو سکا تھا اس لئے احباب سال بھر ایک نمایاں کمی اور روحانی تشنگی محسوس کرتے رہے جسے دور کرنے کے لئے اس دفعہ وہ کثرت کے ساتھ جلسہ پر آنے کا عزم رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ آئے اور واقعی بڑی کثرت کے ساتھ آئے حتیٰ کہ اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار تک جا پہنچی۔

مردانہ جلسہ گاہ میں جو مسجد اقصیٰ سے ملحق وسیع میدان میں سٹیڈیم کی طرز پر گیلریوں کے ساتھ بنائی گئی تھی اور اسے پہلے سے بہت وسیع کر دیا گیا تھا، حاضری اندازاً ۷۵ ہزار تھی جبکہ پانچ چھ ہزار افراد جلسہ گاہ سے باہر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

زنانہ جلسہ گاہ تو اب کے بہت ہی ناکافی ثابت ہوئی۔ اس میں کم و بیش پنتالیس ہزار خواتین نے شرکت کی۔ گویا قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ کھانے کی پرچیوں کے لحاظ سے بھی آنے والے مہمانوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ گذشتہ چند سالوں میں ان کی جو زیادہ سے زیادہ تعداد رہی ہے۔ وہ ۶۴۵۸۰ تھی لیکن اس دفعہ یہ تعداد ۷۲۳۰۸ ہو گئی۔ گویا ۷۷۲۸ کا اضافہ ہوا۔ اور ابھی ہزاروں ہزار ایسے مہمان تھے جو اپنے کھانے کا انتظام خود کرتے رہے یا جلسے میں شمولیت کے بعد روزانہ سرگودھا یا لائل پور چلے جاتے رہے۔ پھر ہزاروں کی تعداد میں وہ غیر از جماعت اصحاب بھی تھے جو قریبی مقامات سے جلسہ میں شامل ہوتے لیکن پھر اپنے اپنے ہاں واپس چلے جاتے رہے۔ ان سب کو اگر شامل کیا جائے تو اس دفعہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد خدا کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت بہت بڑھ جاتی ہے۔ ذالك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُہرِ الٰہ اور شاہدِ ربِّ جلیل

ہمارا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۸۰ واں الٰہی جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو تین دن تک جاری رہنے اور اپنی بنیادی اغراض کو پُورا کرنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ بحمد اللہ تعالیٰ حسب وعدہ الٰہی امسال بھی ہمیں بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرنے اور تائید و نصرت الٰہی کے عظیم بالشان نشانوں کا ہمیں مورد بنانے کا موجب بنا۔ اِسی طرح ایک دفعہ پھر اس نے دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم ہر روز نئی کامیابیوں اور نئی فتوحات پر منتج ہوتے ہوئے پوری ظفر مندی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

تائید و نصرت الٰہی کے عظیم بالشان نشانوں میں سے ایک نشان جو ہر سال ہی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے امسال غیر معمولی طور پر اور بھی زیادہ آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ اِس نشان کا پس منظر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا میں بتائید و توفیق الٰہی روحانی مُردوں کو از سر نو زندہ کرنے اور اس طرح ابراہیم ثانی کی حیثیت میں احیاءِ موتیٰ کا معجزہ دکھانے کی غرض سے مبعوث فرمایا تو دنیا کی ہدایت یابی سے متعلق آپ کی دلی تڑپ کے پیشِ نظر آپؑ پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت زکریاؑ کی دو دعائیں بار بار نازل فرمائیں اور اِس طرح آپ کو بار بار اِس تسلی سے نوازا کہ جس طرح ان کے حق میں یہ دعائیں قبول ہوئیں اسی طرح یہ دعائیں آپ کے حق میں بھی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوں گی۔ چنانچہ آپ پر الہاماً بار بار نازل ہونے والی وہ قرآنی دعائیں یہ ہیں:-

رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۷۴؛ صفحہ ۲۴۱)

اے میرے ربّ! مجھے دکھلا کہ تُو کیونکر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے میرے ربّ! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔

اِن مقبول الہامی دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو باور یہ کرایا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سدھائے ہوئے پرندے جنہیں انہوں نے مختلف اطراف میں چھوڑ دیا تھا آپ کی آواز پر ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا کے مطابق دیوانہ وار اُن کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آئے تھے اور اِس تمثیل کے مطابق ان کے ذریعہ روحانی مُردوں کے زندہ ہونے کا معجزہ بڑی شان کے ساتھ ظہور میں آیا تھا۔ اسی طرح آپ کے ذریعہ بھی احیاءِ موتیٰ کا معجزہ اُسی آب و تاب کے ساتھ ظہور میں آئے گا۔ جو لوگ آپ پر ایمان لانے اور تربیت باطنی کے وصف سے متصف ہونے کے بعد اطراف و جوانبِ عالم میں پھیل جائیں گے وہ آپ کی اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کی آواز پر دیوانہ وار دوڑتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں آ جمع ہوں گے اور ان کا اِس طرح دیوانہ وار آ جمع ہونا اِس امر کا ثبوت ہو گا کہ جو لوگ آپ کے ذریعہ روحانی حیات سے ہمکنار ہوں گے، ان کی اِس حیات پر موت کبھی وارد نہ ہو گی اور وہ بار بار آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں آ کر اپنی رُوحانی حیات کا دائمی طور پر ثبوت دیتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ احیاءِ موتیٰ کا معجزہ ظاہر ہونے کے دائمی ثبوت کے طور پر ہی اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی اور اس کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال ہی ابراہیم ثانیؑ کے تربیت یافتہ طیور جلسہ سالانہ کے موقع پر دیوانہ وار مرکزِ سلسلہ میں کھنچے چلے آتے ہیں اور آتے بھی ہیں ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔ اِس طرح ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر احیاءِ موتیٰ کے معجزے کا عملی ثبوت منصۂ شہود پر آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور غلبۂ اسلام کے تدریجی ظہور کو ایک نئی شان کے ساتھ آشکار کر دکھاتا ہے۔

چنانچہ امسال بھی جلسۂ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے ابراہیم ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سدھائے ہوئے طیور دنیا کے کونہ کونہ سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اور اِس کثرت سے آئے کہ آنے والوں کی تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو گئے۔ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا کا نظارہ اِس شان سے دنیا کے سامنے آیا کہ وہ ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابراہیم ثانیؑ کے سدھائے ہوئے طیور نے اس کی اِس آواز پر کہ:-

> تمہاری زندگی میں جب بھی جلسہ کی مقررہ تاریخ آئے تو محض للہ ربانی باتیں سُننے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے بدل و جان پختہ عزم کے ساتھ یہاں آ جمع ہو۔

جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر اس قدر والہانہ انداز میں لبیک کہا اور وہ کچھ اِس طرح دیوانہ وار دوڑتے ہوئے یہاں آئے کہ ان کی تعداد قریباً سوا لاکھ تک جا پہنچی۔ نہ سردی کی شدت انہیں یہاں آنے سے روک سکی اور نہ سفر کی صعوبت اور اپنے آرام دہ گھروں کے بالمقابل یہاں کے قیام کی بظاہر تکلیف دہ حالت آڑے آ سکی۔ وہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر دوڑتے ہوئے آئے اور یہ اعلان کرتے ہوئے آئے کہ اِس راہ میں ہر محنت اور صعوبت ان کے لئے عین راحت کا درجہ رکھتی ہے اور اِس راحت کے حصول کی خاطر وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اِس طرح ابراہیم ثانی علیہ السلام کے سدھائے ہوئے طیور نے دنیا پر ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دکھایا کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کی الہامی دُعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اِس شان سے پوری ہوئی ہے کہ وہ جو اکیلا تھا حسب وعدہ الٰہی اکیلا نہیں رہا۔ وہ ایک سے ہزار ہی نہیں بلکہ لاکھ ہوا اور اب بفضل اللہ تعالیٰ کروڑ ہو چکا ہے کیونکہ جیسا کہ جلسۂ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دنیا میں اب طیور ابراہیمی کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اور یہ صورتِ حال دلیلِ صداقت کی صورت اختیار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس منظوم ارشاد کی بہر صورت و بہر طور مصداق ہے کہ:-

یہ میرے صدقِ دعویٰ پہ مُہرِ الٰہ ہے ٭ یہ میرے ربّ سے میرے لئے اِک گواہ ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے ٭ میرے مسیح ہونے پہ یہ اِک دلیل ہے

غالب اِسلام کا خدا ہو گا!

تُو بھی اے دوست جانتا ہو گا ٭ اِس حقیقت سے آشنا ہو گا
پھر معطّر ہے گلشنِ اسلام ٭ پھول کوئی نیا کھلا ہو گا
زیرِ آتش ہے خرمنِ دجّال ٭ آسماں پر کوئی ہنسا ہو گا
وقت ہے اب بہت قریب کہ جب ٭ حشر دُنیا میں اِک بپا ہو گا
جھوٹے معبود ہوں گے سب نابود ٭ غالب اسلام کا خُدا ہو گا
قصرِ کفر و ضلالت و اِلحاد ٭ جل کے سب راکھ ہو گیا ہو گا
آنے والا امام آ بھی چکا ٭ اب وہی سب کا رہنما ہو گا
چشمۂ فیضِ مصطفےٰؐ کے طفیل ٭ سارا باغِ جہاں ہرا ہو گا
ایک ہی پیشوا اور اِک ہی کتاب ٭ اور فقط ایک ہی خدا ہو گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مذاہب میں خُدا کا تصوّر

محترم سیّد جوّاد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ

جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۶ر دسمبر کو پہلے اجلاس میں محترم سیّد جواد علی صاحب، سابق مبلغ امریکہ نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں جتنے مذاہب بھی رائج ہیں قطع نظر اس بات کے کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے ان سب میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا تصور ملتا ہے۔ دنیا میں مختلف قوموں کی عادتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک قوم کا مذاق دوسری قوم کے خلاف ہے۔ لیکن اس عقیدے میں سب اقوام کا اتفاق ہے کہ کوئی نہ کوئی ہمارا خالق و مالک ہے۔ اس صداقت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ولئن سالتھم من خلق
السموٰت والارض وسخر
الشمس والقمر لیقولن
اللہ (عنکبوت ۶۲)

یعنی اگر دنیا کے لوگوں سے پوچھو کہ تمہارا خالق کون ہے اور سورج اور چاند کو بغیر مزدوری کے کس نے انسان کی خدمت میں لگایا تو وہ یہی کہیں گے کہ ہمارا خالق اللہ ہے۔ اس اجماع کی وجہ فطرت انسانی کی وہ گواہی ہے جس کے اقرار پر انسان کی فطرت اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اس شہادت کا اقرار کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الست بربکم قالوا بلیٰ

(اعراف ۱۷۳)

یعنی فطرت انسانی پکار پکار کر یہ کہتی ہے کہ ایک ایسی ہستی ضرور موجود ہے جو میری ربوبیت کر رہی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک صحیح فطرت انسان یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ وہ ایک خالق و مالک حاکم اعلیٰ کے بغیر دنیا میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ ایسی ہی فطرت کی ترجمانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

افی اللہ شک فاطر السموٰت
والارض۔ (ابراہیم ۱۱)

یعنی کیا خدا کے وجود میں کوئی شک کر سکتا ہے اس کے لئے تو تمام جہان گواہی دے رہا ہے۔ ایک عرب بدوی سے کسی نے پوچھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے اس نے بے ساختہ کہا کہ

البعرۃ تدل علی البعیر
واثر القدم علی المسیر
فالسماء ذات البروج والارض
ذات الفجاج اما تدل علی
قدیر

یعنی جب کوئی شخص جنگل سے گزر رہا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے کسی اونٹ کا گزر ہوا ہے اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کے نشان پاتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند اور ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہوگا۔

اس بدوی کا یہ جواب ہر قسم کے تصنع سے خالی ہے اور حکمت اور دانائی پر مشتمل ہے۔ ریگستان کے ایک بدوی کے مونہہ سے نکلے ہوئے الفاظ آپ نے سُنے۔ آئیے اب زمانہ حال کے ایک دانشور کا قول بھی ملاحظہ فرمائیں یہ دانشور ایڈورڈ کانکلن ہیں جو امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی میں پروفیسر تھے۔ موصوف نامور سائنس دان ہیں اور پیدائش خلق کے مضمون کے ماہر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"یہ خیال کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانے کے اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی" (ریڈرز ڈائجسٹ ۱۹۵۶ء ص ۸۴)

تو جہاں تک خدا کے وجود اور اس کی ہستی کا تعلق ہے اس بارہ میں عرب کے قدیم ناخواندہ بدوی اور امریکہ کے جدید تعلیم یافتہ سائنس دان بذریعہ تعلیم ایک ہی راستہ پر گامزن ہیں۔ اور یہ دراصل وہ فطرت صحیحہ کی گواہی ہے جس کے متعلق میں ابھی قرآنی بیان

الست بربکم قالوا بلیٰ بیان کر چکا ہوں۔

لیکن اس اجماع اور اتفاق کے باوجود اگر مذاہب عالم میں اختلاف ہے تو یہ اختلاف خدا تعالیٰ کی صفات کے لحاظ سے ہے۔ اگر ایک مسلمان بے عیب و کامل ذات پر ایمان رکھتا ہے تو ایک عیسائی بھی خواہ اسے رحیم نہ سمجھے مگر اس کی ہستی پر یقین رکھتا ہے اسی طرح اسلام کے نزدیک ایک خدا تعالیٰ ذرہ ذرہ کا خالق و خاطر ہے تو دہریہ بھی خواہ اسے جوڑنے توڑنے والا خیال کرے لیکن اس کی ہستی کا اقراری ضرور ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعتقاد ہر فرد بشر کے دل میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسے کسی نام سے پکارے۔

مجھے اس وقت مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ کے تصور کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے یہ مضمون بہت ہی وسیع ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا۔ صرف تمہیدی امور بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء بھیجے اور ان کے ذریعے جس قدر مذاہب بھی عالم وجود میں آئے ان سب کا مقصد معرفت الٰہی۔ انسان کا روحانی و اخلاقی تزکیہ و تطہیر کے ساتھ ساتھ ان کی دنیاوی اور آخری فلاح و سعادت تھی۔ جس کے بغیر دنیا کا نظام قائم بھی نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ سب مذاہب انسانوں کے لئے رحمت تھے مگر انسانیت کے ابتدائی دور میں اس کا کوئی عالمگیر تصور نہیں تھا۔ جس طرح خدا کی مخلوق مختلف جغرافیائی نسلی اور قبائلی حد بندیوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ان کے معبود بھی الگ الگ تھے۔ بلکہ ایک ہی قوم اور قبیلے کی مختلف ضرورتوں کے لئے مختلف دیوتا تھے۔ ان میں مشترک رب العالمین کا عقیدہ نہ تھا۔

اسلام سے پہلے جس قدر مذاہب تھے ان میں خدا کا تصور بہت ناقص، محدود، مادی تصورات اور انسانی اوصاف سے ملوّث تھا۔

بت پرست مذاہب میں تو ہر کام کے لئے الگ کارساز تھے۔ جس نے ہزاروں ہزار پیدا کر دیئے تھے اور ان کی طرف ایسے ایسے افسانے منسوب تھے۔ جو خدا تعالیٰ کی الوہیت کی عظمت و تقدیس تو کیا انسانی شرف کے بھی منافی تھے۔ الہامی مذاہب میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جو تصور تھا وہ بھی اسلام کے رب العالمین کے تصور سے بالکل جدا تھا۔ یہودی ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی رحمت کو صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ ان کا دعویٰ تھا

نحن ابناء اللہ واحباءہ

(المائدہ ۱۹)

کہ ہم خدا کے فرزند اور اس کے چہیتے ہیں۔ تورات میں ہے۔

"اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے"

(خروج ۴ : ۲۲)

اس کو انسانی اعضاء و جوارح و جذبات و رجحانات کا مجسمہ بنا دیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ کُشتی تک لڑتا تھا۔ عیسائیوں نے ایک خدا کے تین خدا یعنی باپ بیٹا روح القدس بنا دیئے۔ اور حضرت آدم کے گناہ کے نتیجہ میں تمام نسل انسانی کو گنہگار اور مغضوب قرار دے دیا گیا۔ جس کا کفارہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر چڑھ کر دیا۔ لیکن اسلام نے ان سب ناقص اور نامکمل عقیدوں میں اصلاح کی اور خدا کے تصور میں وسعت اور تنزیہہ دونوں پیدا کی اور توحید کے ساتھ اس کو ہر مادی تصور سے ماوراء قرار دے دیا۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی آیات کیا ہیں جن میں سے چند ایک بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لیس کمثلہ شیء وھو
السمیع البصیر (شوریٰ)

یعنی اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ وہ سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ پھر فرمایا

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

(انعام ۱۰۴)

یعنی انسانی نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔ پھر سورۃ الفاتحہ میں خدا تعالیٰ نے ہر قسم کے مادی اوصاف کی نفی فرما دی۔ اسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیضان رحمت و ربوبیت میں بڑی وسعت پیدا کی۔ یعنی وہ کسی قوم قبیلے یا خاص مذہب کا خدا نہیں بلکہ رب العالمین ہے یعنی تمام کائنات کا پروردگار ہے۔ رب کے معنے میں بڑی وسعت ہے اس کا پورا مفہوم اردو کے لفظ پروردگار میں بھی نہیں آتا ربوبیت کے معنے ہیں کسی چیز کی ابتدائی حالت سے لے کر اس کے کمال کو پہنچنے تک ایسی نگہداشت کہ اس کی طرف سے ایک لمحہ تک بھی غفلت نہ ہو اور اس کی نشوونما و کمال کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ اپنے وقت پر مہیا کرتا رہے (مفردات) اس کا بہت ہی معمولی سا نمونہ ماں کی وہ محبت ہے

جو وہ اپنے شیر خوار بچے کی پرورش و پرداخت میں کرتی ہے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا یہ نقشہ جو اسلام پیش کرتا ہے اس کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی رحمت میں اتنی وسعت اور گہرائی پیدا کر دی ہے کہ اس کے دائرہ سے کوئی مخلوق بھی باہر نہیں رہی۔ خدا تعالیٰ کی اس رحمانیت اور ربوبیت کا تقاضا ہے کہ اس نے انسان کی اصلاح و فلاح کے لئے جو مذاہب بھیجے ہیں ان کی رحمت عام ہو مگر اسلام سے پہلے کے سارے کے سارے مذاہب رحمت عام سے خالی ہیں اور ان میں خدا تعالیٰ کے تصور کی وہ وسعت نہیں جو اسلام نے بیان کی ہے۔

اسلام سے پہلے دنیا کے بڑے بڑے مذہب چار تھے یہودیت عیسائیت ہندومت اور بدھ مت یہودی مذہب صرف بنی اسرائیل کے لئے آیا تھا اس لئے یہ مذہب جس خدا کا تصور پیش کرتا ہے وہ بنی اسرائیل کا خدا ہے نہ کہ تمام دنیا کا رب جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ تورات میں لکھا ہے۔

"موسیٰ نے ہم کو ایک شریعت عطا فرمائی جو کہ یعقوب کی جماعت کی میراث ہوئے"
(استثناء ۳۳:۴)

اس کا خاص مقصد بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے آزادی دلانا تھا چنانچہ تورات میں لکھا ہے۔

"اور خداوند نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی جو مصر میں ہیں ذلت دیکھی" (آیت ۷ تا ۱۲)

خود بنی اسرائیل نے بھی خدا تعالیٰ کی صفت رحمت کو اپنے قبیلے کے لئے مخصوص کر لیا تھا اور وہ اپنے علاوہ کسی کو خدا تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں سمجھتے تھے۔ یہود کی عملی حالت یہ تھی کہ خدا کے سب سے بڑے باغی وہ ہی تھے تمرد اور سرکشی ان کی فطرت میں راسخ ہو چکی تھی اپنے انبیاء تک کو قتل کر دیتے تھے اس تمرد اور سرکشی کا ذکر تورات اور انجیل کے علاوہ زبور میں بھی ملتا ہے جس سے ان کی مذہبی اور اخلاقی حالت کی عکاسی ہوتی ہے ان کے علماء کا یہ حال تھا کہ معمولی دنیاوی فوائد کی خاطر تورات کے احکام میں تبدیلی کر دیتے تھے قرآن کریم نے سورۃ البقرہ اور آل عمران میں یہود کی بدعنوانیوں کی تفصیل بیان فرمائی ہے بہرحال یہودی مذہب میں جس خدا کا تصور ملتا ہے وہ بنی اسرائیل کے خدا تیری قوم کے خدا یا فلاں قوم کے خدا کا ہے یہودی مذہب میں خدا تعالیٰ کا جو تصور ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے۔

"چنانچہ اگر اول یہودیوں ہی کے حال پر نظر کریں تو ظاہر ہوگا کہ ان کو خدائے تعالیٰ کی ربوبیت تامہ میں بہت سے شک اور شبہات پیدا ہو گئے تھے اور انہوں نے ایک ذات رب العالمین پر کفایت نہ کر کے صدہا اسباب متفرقہ اپنے لئے بنا رکھے تھے یعنی مخلوق پرستی اور دیوتا پرستی کا بغایت درجہ ان میں بازار گرم تھا جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ حال قرآن شریف میں بیان کر کے فرمایا ہے کہ

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ

یعنی یہودیوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو کہ جو مخلوق اور غیر خدا ہیں اپنے رب اور قاضی الحاجات ٹھہرا رکھے ہیں اور نیز اکثر ان کا یہودیوں میں سے بعض نیچریوں کی طرح یہ اعتقاد ہو گیا تھا کہ انتظام دنیا کا قوانین منضبطہ معینہ پر چل رہا ہے اور اس قانون میں مختارانہ تصرف کرنے سے خدائے تعالیٰ قاصر اور عاجز ہے گویا کہ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں نہ اس قاعدہ کے خلاف کچھ ایجاد کر سکتا ہے اور نہ فنا کر سکتا ہے بلکہ جب سے کہ اس نے اس عالم کا ایک خاص طور پر شیرازہ باندھ کر اس کی پیدائش سے فراغت پائی ہے تب سے کل اپنے ہی پرزوں کی صلاحیت کی وجہ سے خود بخود چل رہی ہے اور رب العالمین کسی قسم کا تصرف اور دخل اس کل کے چلنے میں نہیں رکھتا اور نہ اس کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق اور اپنی خوشنودی یا ناخوشنودی کی رو سے اپنی ربوبیت کو بہ تفاوت مراتب ظاہر کرے یا اپنے ارادہ خاص سے کسی طور کا تغیر اور تبدل کرے بلکہ یہودی لوگ خدائے تعالیٰ کو جسمانی اور جسم قرار دے کر عالم جسمانی کی طرح اور اس کا ایک جزو سمجھتے ہیں اور ان کی نظر ناقص میں یہ سمایا ہوا ہے بہت سی باتیں کہ جو مخلوق پر جائز ہیں وہ خدا پر بھی جائز ہیں اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے اور ان کی توریت میں جو محرف و مبدل ہے خدائے تعالیٰ کی نسبت کئی طور کی بے ادبیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب میں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ یعقوب سے تمام رات تک کشتی لڑتا گیا اور اس پر غالب نہ ہوا"
(براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸)

یہودی مذہب کے مقابلے میں عیسائیت میں زیادہ نرمی اور لچک ہے ان میں یہودیوں کی ظاہر پرستی اور تشدد کے مقابلے میں مذہب کی اصل روح یعنی اخلاق اور روحانیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مگر جہاں تک خدائے تعالیٰ کے تصور کا خیال ہے اس کا دائرہ بھی یہودی مذہب سے زیادہ وسیع نہیں ہے اگرچہ بعد کے عیسائیوں نے عیسائیت کو تبلیغی مذہب بنا دیا اور اسی طرح انہوں نے یہ کوشش کی ہے کہ عیسائی مذہب بھی عالمگیر ہے اور اس میں ایک عالمگیر خدا کا تصور ہے مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس مذہب کے بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنا مقصد صرف اور صرف بنی اسرائیل اور یہودی مذہب کی اصلاح و تجدید قرار دیا ہے آپ کا ارشاد ہے :-

"میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ اور کسی کے لئے نہیں بھیجا گیا مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی کتوں کے لئے پھینک دوں"
(متی ۱۵ : ۱۰)

ان آیات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عیسائی مذہب میں خدائے تعالیٰ کا عالمگیر تصور نہیں ورنہ مسیح ناصری یہ ہرگز نہ کہتے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں پھر حضرت عیسیٰ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ان کے ماننے والوں نے اس مذہب کو خرافات کا مجموعہ بنا دیا۔ حضرت عیسیٰ کے روحانی شاگرد پولوس نے تثلیث یعنی باپ بیٹا اور روح القدس کی الوہیت کا مشترکہ عقیدہ اس میں داخل کیا پھر بعد میں جن جن اقوام نے عیسائی مذہب قبول کیا انہوں نے اس عقیدے کے ساتھ ساتھ اپنے دیوی دیوتاؤں کو بھی اس میں شامل کر لیا اور عیسائیت مختلف و متضاد عقائد و خیالات کا مجموعہ مرکب بن گئی رومیوں کے قبول عیسائیت اور اس کے نتائج کے بارے میں ڈریپر لکھتا ہے :-

"ان دونوں (عیسائیت و بت پرستی) کی کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں کے اصول بے شمار مل گئے اور ایک نیا مذہب پیدا ہو گیا جس میں بت پرستی اور عیسائیت دونوں کی خصوصیتیں پہلو بہ پہلو جلوہ گر تھیں ...... جوں جوں زمانہ گزرتا گیا وہ مذہبی عقائد ...... تبدیل ہو کر ایک عام پسند مگر پایہ اخلاق سے گرے ہوئے مذہب کی شکل اختیار کرنے لگے ان عقائد میں قدیم یونان کی اصنام پرستی کا عنصر مخلوط ہو گیا عقیدہ تثلیث قدیم مصری روایات کے سانچے میں ڈھال لیا گیا اور کنواری مریم کو خدا کی ماں کا لقب دیا گیا"
(معرکہ مذہب و عیسائیت صفحہ ۶۳ تا ۶۵)

(باقی)

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اور مشاورت کا ایک فیصلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے سال نو تحریک جدید کے اعلان پر مخلصین جماعت مقدور بھر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تاہم حضور ایدہ اللہ کا مقرر کردہ موجودہ ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے سیکرٹری صاحبان صاحب حیثیت دوستوں سے وعدہ لیتے وقت مشاورت ۱۹۷۱ء کا یہ فیصلہ بھی مدنظر رکھا کریں۔

"سیکرٹری تحریک جدید کوشش کریں کہ صاحب حیثیت دوست کم از کم ایک ہزار روپیہ چندہ دے کر تحریک جدید کے معاونین خصوصی کی فہرست میں شامل ہوں۔ مناسب ہو گا کہ ایسے دوستوں کے پتہ جات دفتر کو بھی مہیا کئے جائیں تا مرکز سے براہ راست بھی ان کو تحریک کی جا سکے" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

جملہ ایسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہوسکتی ہیں۔ کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۷۲-۱۲-۳۰ کو ختم ہو چکی ہے لہذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم سو فی صد ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہذا جہاں یہ ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۷۲-۱۲-۲۲ کو خاکسار نے مکرمہ صبیحہ شاہین صاحبہ M.A. B.Ed. بنت مکرم محمد یوسف صاحب بٹ چیف سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کینٹ کے نکاح کا اعلان مکرم محترم اعجاز الحق صاحب ترکینی ایگزیکٹو آفیسر شورکوٹ کینٹ کے ساتھ کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور رحمت بنائے۔ آمین

(نصیر احمد ناصر ایم اے مربی سلسلہ راولپنڈی)

(۲) ـ مورخہ ۷۲-۱۲-۲۲ میرے برادر عزیز ناصر خان ٹریفک اسسٹنٹ پی آئی اے لاہور کا نکاح شاہدہ پروین دختر قاضی محمد بشیر صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے پڑھا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مفید و بابرکت بنائے۔ (شیر محمد خان نیشنل ٹاؤن روح گڑھ لاہور)

۳۔ میرے بیٹے سلیم احمد خالد چارج مین کلوڈنگ فیکٹری واہ کینٹ کا نکاح عزیزہ صالحہ سعیدہ صاحبہ بنت برادرم ملک سعید احمد خان صاحب منیجر کلوذنگ فیکٹری واہ کینٹ سے مبلغ دو ہزار روپے کے عوض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ ۲۴ دسمبر کو ۴ بجے شام تقریب شادی عمل میں آئی اور ۲۵ دسمبر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ میرے چچا مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے دو نو جگہ دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت ہو۔
عبدالرحمٰن شاکر منیجر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے ۱۳۵۲ ھش / ۱۹۷۳ عیسوی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۲ھش (۱۹۷۳ء) کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اراکین خصوصی:۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
۲۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

اراکین عمومی:۔

نائب صدر	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب
قائد عمومی	〃 مولانا نسیم سیفی صاحب
قائد اصلاح و ارشاد	〃 مولانا ابوالعطاء صاحب
قائد تربیت	〃 مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
قائد ذہانت و صحت جسمانی	〃 صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
قائد ایثار	〃 مولانا عبدالمالک خان صاحب
قائد مال	〃 ملک محمد رفیق صاحب
قائد تعلیم	〃 پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
قائد تجنید و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ	〃 مسعود احمد خان صاحب دہلوی
قائد تحریک جدید	〃 چوہدری شبیر احمد صاحب
قائد وقف جدید	〃 پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
قائد اشاعت	〃 مولانا غلام باری صاحب سیف
قائد مجالس بیرون	〃 مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم
آڈیٹر	〃 مولوی غلام محمد صاحب۔

خاکسار محمد ابراہیم
(سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شاہ تاج شوگر ملز
منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات
چینی کی زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کے لئے ملز ھذا کو

کماد کی ضرورت ہے

ملز ھذا ایسے تمام کاشتکار زمینداروں سے کماد خریدے گی جو کسی دوسری شوگر مل کے زون میں نہ ہوں۔ ٹرانسپورٹ کی مناسب سہولت دی جائے گی۔ ایسے تمام صاحبان جو گنّا بیچنے کے خواہشمند ہوں ملز ھذا سے رجوع کریں۔

تازہ اور خالص
سیلون کی بہترین۔
میک وڈز سن گولڈ چائے
سیلون میں پیک شدہ
درآمد کنندگان
محمد الیاس (پاکستان) لمیٹڈ
۵۔۴ مراد خان روڈ کراچی ۲۔ فون ۲۲۹۰۲۰

محلہ دارالرحمت وسطی میں ایک کوٹھی
کرایہ کے لئے خالی ہے
اس میں تین کمرے ۱۶×۱۴ فٹ کے ہیں ایک سٹور ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ دو برآمدے اور ایک گیلری ہے اور دو لیٹرین ہیں۔ کرایہ کے متعلق عزیزم فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ سے ملیں۔ (نذیر احمد)

نوٹس
جملہ ٹھیکیداروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹینڈر جو کہ مورخہ ۳۰ دسمبر کو وصول کئے جانے تھے اب مورخہ ۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو وصول کئے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم مورخہ ۸ جنوری تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
ایگزیکٹو انجینئر
ہائی وے ڈویژن میانوالی
۱۵۵۷ ۷۷

نیا سال مبارک ہو
از طرف منیجر المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روداد جلسہ سالانہ (بقیہ)

دعاؤں اور عبادات کے خصوصی مواقع

جلسے کے مبارک ایام میں احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی طور پر خصوصی دعائیں کرنے باہمی تعلقات اخوت کو مستحکم کرنے، اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان سلسلہ کی صحبت سے اور علمائے سلسلہ کی تقاریر سے مستفید ہونے کے خصوصی مواقع بھی ملے۔ ان کے علاوہ انہیں جو سب سے بڑی دولت اور اہم نعمت میسر آئی وہ خلیفۂ وقت کے رُوح پرور اور زندگی بخش خطابات ہیں جو گویا حاصلِ جلسہ تھے۔ ان سے ایمانوں کو ایک نئی قوت حاصل ہوئی قلوب و اذہان کو جلاء ملی اور روحوں کو نئی بالیدگی حاصل ہوئی اور وہ غلبہ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ لینے کے لئے نئی امنگوں اور عزائم سے سرشار ہو کر واپس لوٹے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی بصیرت افروز تقاریر کے علاوہ جلسہ سالانہ کے ایام میں زیادہ سے زیادہ احباب کو ملاقات کا شرف بھی بخشا۔ ان ایام میں ربوہ کی تمام مساجد بالخصوص مسجد مبارک اور پھر مقبرہ بہشتی میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کے مزاروں پر بالخصوص ہر وقت دعائیں کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

مسجد مبارک میں ان ایام میں عام نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کی جاتی رہی جس میں ہزاروں احباب سخت سردی کے باوجود بعد ذوق شریک ہوتے رہے۔ اور آہ و زاری کے ساتھ غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ نماز تہجد حافظ قریشی محمد صدیق صاحب پڑھاتے رہے۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب باری باری درس دیتے رہے اور احباب کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوتے رہے اور روحانی انوار و افضال سے مالامال ہونے کی توفیق پاتے رہے۔

مختلف دیار و امصار سے آنے والے احباب

جلسہ سالانہ میں نہ صرف پاکستان کے کونے کونے سے احباب شامل ہوئے بلکہ بہت سے احباب مختلف دیار و امصار سے ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے محض اس مقدس جلسہ میں شمولیت کی خاطر یہاں تشریف لائے۔ انگلستان۔ کویت اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک اور عرب ریاستوں سے تو درجنوں کی تعداد میں احباب تشریف لائے ان کے علاوہ امریکہ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ سوڈان۔ افریقہ ہالینڈ۔ ناروے اور انڈونیشیا کے بھی متعدد احمدی دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ (ہالینڈ) محترم السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق (شام) محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ انگریز مبلغ اسلام اور محترم محمد ناصر بنا بہردم یوسف صاحب (انڈونیشیا) بھی شامل ہیں۔

مستورات کے جلسہ سالانہ میں ڈنمارک امریکہ۔ انگلستان۔ انڈونیشیا۔ زیمبیا۔ کینیا۔ کینیڈا اور کویت سے آنے والی احمدی بہنیں شامل ہوئیں۔ الغرض نہ صرف پاکستان کے ہر حصے اور ہر علاقے سے احباب بکثرت تشریف لائے بلکہ دُنیا کے دور دراز ممالک سے بھی متعدد احباب تشریف لا کر جلسے میں شامل ہوئے یہ سب احباب احمدیت کی صداقت کا ایک نشان تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں جبکہ آپ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے یہ بشارت دی تھی کہ

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۷)

یہ الٰہی بشارت اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ پر دُنیا کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ان مہمانوں کے ذریعہ پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت و عقیدت کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے مرکز احمدیت میں کشاں کشاں کھنچے چلے آئے۔ (باقی)

ولادت

مکرم ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ثمر احمد نام تجویز فرمایا ہے

احباب سے بچے کے نیک اور خادم دین ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

محمد افضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ۔

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اول)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ ایاک نعبد پر عمل کرنے کے بعد ہی مومن حقیقی معنوں میں ایاک نستعین کہنے کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ ایاک نعبد کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ تمام قوتوں سے اپنی استعداد کے مطابق انتہائی فائدہ اٹھائے اور پھر ایاک نستعین کہتے ہوئے اپنے رب سے مزید طاقت و قوت طلب کرنے کی درخواست کرے۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہماری حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت ہی کامیاب اور بابرکت بنایا چنانچہ اس دفعہ اس میں ایک لاکھ بیس ہزار سے بھی زیادہ احباب شامل ہوئے یہ تعداد گزشتہ جلسوں کی نسبت بفضل خدا بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہ کامیابی ہماری صرف ایک منزل ہے جو کہ ہماری حقیر مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اب ہم ایاک نستعین کی دعا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے مزید طاقت و قوت حاصل کریں تاکہ پھر اسے ہم اپنی استعداد کے مطابق انتہائی طور پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر کے مزید کامیابیاں حاصل کرنے کے مستحق بن سکیں۔ ہماری کوششیں بلاشبہ محدود ہیں۔ لیکن ہمارے خدا کا فضل غیر محدود ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری محدود کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے بے حد و حساب فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے وقف جدید کے سال نو (جو کہ یکم جنوری ۷۳ء سے شروع ہوتا ہے) کے آغاز کا بھی اعلان فرمایا اور احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ اس تحریک میں گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ مستعدی اور تندہی سے حصہ لیں تاکہ اس کے ذریعہ جو اہم تعلیمی اور تربیتی کام ہو رہے ہیں وہ نہ صرف جاری رہیں بلکہ ترقی پذیر ہوں۔

اعلانِ نکاح

عزیزم مسعود احمد ابن مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب مہار ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ فضیلت ایم اے ایم ایڈ بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے بی ٹی ساکن میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ساڑھے دس ہزار روپے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

مسعود احمد حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور خاکسار کا بھتیجا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری حنیف احمد امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ)

تقریب شادی

۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کو مکرم چوہدری محمد انیس صاحب ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح و ارشاد کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو عزیزہ جمیلہ بشریٰ سلمہا سے فرمایا تھا۔ بارات ۲۳ دسمبر کو بعد دوپہر دلہن کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کے مکان واقع دارالرحمت غربی پہنچی جہاں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے مردوں میں اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا نے عورتوں میں شادی کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ ۲۴ دسمبر کو دولہا کے والد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ بعض ناظر صاحبان اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ مردوں کی دعوت میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے اور عورتوں میں حضرت سیدہ ام متین مدظلہا نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس شادی کو فریقین کے لئے فضلوں اور رحمتوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴